47057-والدین کے ترکہ کی بیٹے اور بیٹیوں میں تقسیم

سوال

والدین کا مال چار بیٹوں اور ایک بیٹی پر تقسیم کرنا ہے، اس لیے شریعت اسلامیہ کے مطابق ہر ایک کا حصہ کیا ہوگا؟

پسندیدہ جواب

اگر والدین میں سے کوئی ایک فوت ہوجائے، یا دونوں اور ان کے ورثاء میں چار بیٹوں اور ایک بیٹی کے علاوہ کوئی اور شامل نہ ہو تو پھر ان کے مابین ترکہ کی تقسیم اس طرح ہوگی کہ ایک لڑکے کو دو لڑکیوں کے برابر حصہ دیا جائیگا، یعنی بیٹی کے لیے ایک اور بیٹے کے لیے دو حصے.

تو یہ ترکہ نو حصوں میں تقسیم کرکے ان میں سے ایک حصہ بیٹی کو اور باقی آٹھ حصے چار بیٹوں میں تقسیم کیے جائینگے، اور ہر بیٹے کو دو دو حصے آئینگے.

یہ تقسیم میت کے کفن دفن کا خرچ اور اس ذمہ لوگوں کے مستحق قرض کی ادائیگی، اور اگر متوفی نے کوئی وصیت کی ہو تو اسے پورا کرنے کے بعد ہوگی.

اس کی دلیل درج ذیل فرمان باری تعالی ہے:

.{اللہ تعالی تمہیں تمہاری اولاد کے بارہ میں حکم کرتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے، اور اگر صرف لڑکیاں ہی ہوں اور دو سے زیادہ ہوں تو پھر ان کے مال متروکہ کا دو تہائی حصہ ملے گا، اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو اس کے لیے آدھا ہے، اور میت کے ماں باپ میں سے ہر ایک کے لیے چھوڑے ہوئے مال کا چھٹا حصہ ہے اگر میت کی اولاد ہو، اور اگر اولاد نہ ہو اور اس کے وارث اس کے ماں باپ بنیں تو اس کی ماں کے لیے تیسرا حصہ ہے، ہاں اگر میت کے کئی بھائی ہوں تو پھر اس کی ماں کا چھٹا حصہ ہے، یہ حصے اس وصیت کی تکمیل کے بعد ہیں جو مرنے والا کر گیا ہے، یا ادائے قرض کے بعد}. النساء (11).

اس تقسیم کی وضاحت درج ذیل مثال سے کچھ اس طرح ہوگی:

فرض کریں کہ اگر میت کی تجہیز و تکفین، اور اس کا قرض ادا کرنے اور اس کی وصیت پوری کرنے کے بعد اس کا ترکہ مثلا نو ہزار (9000) ہو تو بیٹی کے لیے ایک ہزار (1000) اور ہر بیٹے کو اس لڑکی سے ڈبل حصہ یعنی دو ہزار (2000) دیا جائیگا.

لیکن اگر اولاد کے ساتھ کوئی اور بھی وارث ہو مثلا متوفی کا باپ یا اس کی ماں، یا اس کا دادا، یا دادی تو انہیں ان کا حصہ دینے کے بعد باقی ترکہ بیٹوں اور بیٹی میں مذکورہ طریقہ سے ہی تقسیم کیا جائیگا.

تنبیہ:

خاوند اور بیوی میں سے کسی ایک کی موت کی صورت میں زندہ رہنے والا فوت شدہ کا وارث ہوگا، صورت مسؤلہ میں اس طرح ہوگا کہ اگر خاوند سے پہلے بیوی فوت ہوئی ہو تو پھر خاوند کو چھوتھا حصہ ملے گا، اور اگر خاوند بیوی سے پہلے فوت ہوا ہو تو بیوی کو آٹھواں حصہ ملے گا.

اور باقی مانندہ ترکہ اولاد میں کچھ اس طرح تقسیم ہوگا کہ لڑکے کو دو لڑکیوں کے برابر دیا جائیگا، جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ خاوند اور بیوی میں سے موجود شخص اپنا حصہ لینے کے بعد اولاد میں تقسیم کریگا.

واللہ اعلم.